5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

غیر ٹیکس محاصل میں خاصی نمو کے باعث مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالیاتی اظہاریوں میں کچھ بہتری آئی تھی لیکن پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر مالیاتی صورتحال میں بگاڑ دیکھا گیا۔ مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 2.9 فیصد تک پہنچ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.7 فیصد تھا (دیکھئے **جدول 5.1**)۔

جدول 5.1: مالیاتی صورتحال۔ مختصر جائزہ

	م س 10ء		م س 11ء		پہلی ششماہی	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	م س 10ء	م س 11ء
سال بسال نمو (فیصد میں)						
مجموعی محاصل	**11.0**	**7.4**	**-6.3**	**22.1**	**9.0**	**8.8**
ٹیکس محاصل	7.9	19.7	6.2	12.2	14.0	9.5
غیر ٹیکس محاصل	18.8	-17.6	-35.5	51.5	-2.2	6.9
مجموعی اخراجات	**24.5**	**18.0**	**3.9**	**21.4**	**21.1**	**12.7**
جاری	14.2	16.1	8.8	22.8	15.2	15.9
ترقیاتی و خالص قرض گاری	100.8	64.5	-45.8	17.3	80.3	-13.2
بلحاظ جی ڈی پی فیصد						
مالیاتی توازن	-1.5	-1.2	-1.6	-1.3	-2.7	-2.9
محصولاتی توازن	-0.6	-0.4	-1.0	-0.4	-1.0	-1.4
بنیادی توازن	-0.6	-0.1	-0.7	-0.3	-0.7	-1.0

ٹیکس اصلاحات کے نفاذ میں ناکامی اور سیلاب متاثرین کی بحالی کے اخراجات میں مسلسل اضافے نے مالیاتی توازن کو ناپائیدار سطح پر پہنچا دیا ہے۔ ٹیکسوں کے دائرے سے باہر شعبوں کو شامل کرکے ٹیکس اساس بڑھانے اور بجلی کی قیمتوں و پیٹرولیم مصنوعات پر زراعانت کو حقیقت پسندانہ بنانے کی کوئی بھی واضح حکمت عملی نہ ہونے کے باعث مالی سال 11ء کے لیے خسارے کے مقررہ ہدف 4.7 فیصد کا حصول مشکل نظر آتا ہے۔

مالیاتی صورتحال بہتر بنانے کے متعلق آئی ایم ایف کی شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے بیرونی قرضوں کی عدم دستیابی کے باعث خسارے کو پورا کرنا مزید دشوار ہوگیا ہے۔ مذکورہ صورتحال کے نتیجے میں خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت بینکاری نظام سے بھاری قرضے لینے پر مجبور ہوگئی ہے، جس سے نہ صرف قلیل مدتی شرح ہائے سود پر دباؤ بڑھ گیا ہے بلکہ گرانی کی توقعات، نجی شعبے کے قرضوں اور مجموعی معاشی استحکام پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

موجودہ مالیاتی جمود سے باہر نکلنے کے لیے حکومت کو سیاسی عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر اخراجات کرنا ہوں گے اور زراعت و خدمات جیسے شعبوں کو دیا گیا ٹیکس استثنا ختم کرکے ٹیکس اصلاحات کا نفاذ کرنا ہوگا۔ ہوسکتا ہے ان اقدامات سے ٹیکس محصولات میں قابل ذکر اضافہ نہ ہو لیکن اس سے ٹیکسوں سے بچنے کا دروازہ یقینی طور پر بند ہوجائے گا۔

شکل 5.1: مالیاتی کارکردگی کے اظہاریے (سال بسال نمو۔ م س 11ء)

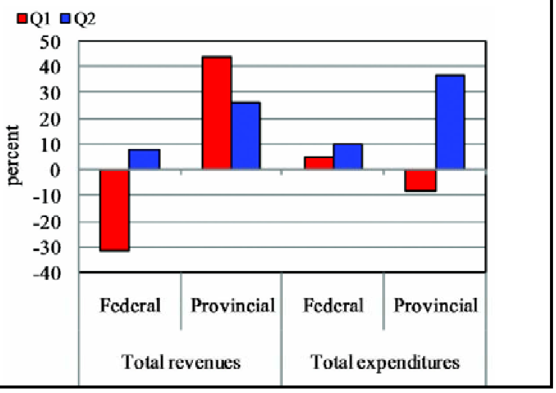

5.2 اخراجات

اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ حکومت پہلی سہ ماہی میں اپنے اخراجات کو قابو میں رکھنے میں کامیاب رہی تھی لیکن اس صورتحال کا تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہیں تھا۔ یہ خطرہ موجود تھا کہ وفاقی و صوبائی اخراجات مقررہ حدود سے تجاوز کر جائیں گے اور دوسری سہ ماہی میں یہی ہوا (دیکھئے **شکل 5.1**)۔ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ کر 8.6 فیصد تک پہنچ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت سے کچھ کم ہے (دیکھئے **جدول 5.2**)۔

جدول 5.2: اخراجات کا تجزیہ

سال بسال نمو

	مالی سال 11ء		پہلی ششماہی		پہلی ششماہی	جی ڈی پی فیصد	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	م س 10ء	م س 11ء	سال بسال نمو	م س 10ء	م س 11ء
مجموعی اخراجات	676.3	803.7	1313.2	1480.0	12.7	9.0	8.6
جاری اخراجات	566.7	660.0	1058.6	1226.8	15.9	7.2	7.1
جس میں							
سودی ادائیگیاں	161.6	148.8	294.2	310.4	5.5	2.0	1.8
ملکی	146.6	129.8	262.0	276.4	5.5	1.8	1.6
بیرونی	14.9	19.0	32.2	33.9	5.4	0.2	0.2
دیگر گرانٹس	39.1	59.4	133.7	98.5	-26.3	0.9	0.6
دفاع	93.1	121.8	166.0	215.0	29.5	1.1	1.3
وفاقی حکومت کا نظم ونسق*	39.2	57.1	78.1	96.4	23.4	0.5	0.6
صوبائی	147.7	203.2	284.8	350.8	23.2	1.9	2.0
ترقیاتی و خالص قرض گاری	62.8	145.1	239.4	207.8	-13.2	1.6	1.2
ترقیاتی	59.4	85.1	224.7	144.5	-35.7	1.5	0.8
سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات (پی ایس ڈی پی)	43.1	81.7	175.6	124.9	-28.9	1.2	0.7
دیگر ترقیاتی اخراجات	16.3	3.3	49.1	19.6	-60.1	0.3	0.1
خالص قرض گاری	3.4	60.0	14.7	63.4	330.1	0.1	0.4
غیر شناخت شدہ اخراجات	46.8	45.4	15.1	45.4	200.2	0.1	0.3

* وفاقی حکومت کے نظم ونسق کے اخراجات کی مطابقت سیلاب متاثرین کی بحالی پر وفاقی حکومت کے اخراجات سے کی گئی ہے۔

دفاع، حکومتی نظم و نسق اور خالص قرض گاری کی سرگرمیاں وفاقی اخراجات میں تقریباً 69.5 فیصد اضافے کا باعث بنیں۔[1] حکومتی نظم و نسق چلانے کے اخراجات میں 23.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جس کا سبب مالی سال 11ء کے بجٹ میں وفاقی ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز میں خاصا اضافہ ہے۔[2] مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیلاب کی امدادی سرگرمیوں پر مجموعی سرکاری اخراجات کا 2.7 فیصد خرچ کیا گیا۔[3]

مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صوبائی سطح پر جاری و ترقیاتی اخراجات دونوں میں بھاری اضافہ دیکھنے میں آیا جس نے ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبوں کو وسائل کی منتقلی کے اثرات بڑی حد تک زائل کر دیے۔[4] اخراجات میں تیزی سے اضافے کے باعث صوبوں کی مجموعی مالیات کا فاضل مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے 0.5 فیصد سے گر کر دوسری سہ ماہی میں جی ڈی پی کا 0.1 فیصد ہو گیا۔ اخراجات میں سخت نظم و ضبط کی عدم موجودگی میں حکومت کی جانب سے اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبوں کو اہم وزارتوں کی منتقلی سے مالیاتی توازن مزید بگڑ سکتا ہے۔[5]

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات کی سطح کافی کم رہی۔ اگرچہ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں کچھ بہتری دیکھی گئی لیکن مجموعی اخراجات مالی سال 06ء تا 10ء کے دوران جولائی تا دسمبر میں ہونے والے اوسط سرکاری ترقیاتی اخراجات سے 18.3 فیصد کم ہیں۔ نامیہ معنوں میں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی اخراجات میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ یہ امر پریشان کن ہے کہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ڈی پی کے اخراجات کی سطح جی ڈی پی فیصد کے لحاظ سے دہشت گردی کے خلاف جنگ اور بجلی کے شعبے کو دیے گئے قرضوں اور زراعانت کے مساوی رہی۔

5.3 محاصل

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محاصل 8.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 989.6 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے **جدول 5.3**)۔ اس کا اہم سبب بلند ٹیکس محصولات ہیں جن میں اضافہ ان وجوہات کی بنا پر ہوا: (الف) بلاواسطہ ٹیکسوں کے زمرے کی ایڈوانس انکم ٹیکس ادائیگیاں اور (ب) روپے میں درآمدات بڑھنے سے اشیا و خدمات اور عالمی تجارت کے ٹیکسوں کا بڑھنا۔

تاہم پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی[6] کے محاصل میں کمی آئی کیونکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی بلند قیمتوں کے باعث ہائی اسپیڈ ڈیزل اور مٹی کے تیل کی فروخت کم رہی۔

---

1 بجلی کے شعبے کو خالص قرض گاری: مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں صرف اس شعبے کو دیے جانے والے زراعانت اور قرضوں کا حصہ 7.9 فیصد رہا۔ نہروں کی بندش کے باعث دوسری سہ ماہی میں تھرمل بجلی کی بلند طلب کے نتیجے میں واپڈا اور پیپکو کے لیے ٹیرف کا فرق غیر معمولی سطح پر پہنچ گیا تھا۔

2 حکومت نے وفاقی بجٹ برائے 2011ء میں وفاقی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنز میں 50 اور 15 فیصد اضافے کا اعلان کیا تھا۔

3 مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران وطن کارڈ اسکیم کے تحت حکومت 31 ارب روپے تقسیم کر چکی ہے جبکہ سیلاب سے متاثرہ بحالی کے اقدامات میں ربیع کی فصل کے لیے 8 ارب روپے دیے گئے۔

4 وسائل کے قابل تقسیم پول کا 57.5 فیصد صوبوں کو منتقل کیا جائے گا۔ وسائل کی تقسیم کے لیے کئی معیارات پر عملدرآمد ہو گا۔ خیبر پختون خوا اور پنجاب کو خالص ہائیڈل بجلی کے منافع کے بارے میں خدشات، گیس ڈویلپمنٹ سرچارج کی تقسیم اور خدمات پر جی ایس ٹی کے نفاذ جیسے مسئلوں کو بھی حل کیا گیا ہے۔

5 مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زکوٰۃ و عشر، بہبود آبادی، امور نوجوانان، مقامی حکومت و دیہی ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارتیں بھی صوبوں کو منتقل کر دی گئی تھیں۔

6 فی لیٹر پیٹرولیم لیوی کو موٹر گیسولین کے لیے 10 روپے، ایچ او بی سی کے لیے 14 روپے، کیروسین کے لیے 6 روپے اور لائٹ ڈیزل آئل کے لیے 3 روپے پر فکس کر دیا گیا تھا۔ دسمبر 2011ء سے ان میں کمی کی گئی تا کہ صارفین پر خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کا بوجھ کم کیا جا سکے۔

غیر ٹیکس محصولات میں کمزور نمو کا بڑا سبب اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی میں کمی ہے۔ منافع منقسمہ کے زمرے کی وصولیاں بھی مسلسل دوسرے سال کم رہیں جس کی ممکنہ وجہ سرکاری اداروں کی پست آمدنی اور ان سے منافع منقسمہ آمدنی کی وصولیوں میں کمی ہے۔ تاہم دفاع کے زمرے کی وصولیوں میں اضافہ قابل تعریف ہے کیونکہ پانچ برسوں میں حکومت کو پہلی بار مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران 743 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ یہ وصولیاں دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں نقل وحمل میں سہولت دینے کے باعث حاصل ہوئیں۔

جدول 5.3: ٹیکس وغیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی (جولائی۔دسمبر)

ارب روپے

	وصولی		مطلق نمو				
	م س 10ء	**م س 11ء**	**م س 07ء**	**م س 08ء**	**م س 09ء**	**م س 10ء**	**م س 11ء**
ٹیکس محاصل	**659.2**	**721.6**	**98.3**	**6.6**	**148.8**	**52.4**	**62.4**
بلاواسطہ ٹیکس	211.4	239.1	72.4	-12.2	46.4	0.6	27.7
جائیداد پر ٹیکس	2.8	3.8	-1.5	0.3	0.5	0.3	1.0
اشیاء وخدمات پر ٹیکس	301.2	339.7	19.7	29.2	65.4	28.6	38.5
عالمی تجارت پر ٹیکس	71.2	80.6	-0.8	0.9	11.9	-2.2	9.3
پیٹرولیم لیوی	51.9	35.4	8.1	-10.7	21.5	23.0	-16.4
دیگر ٹیکس	20.7	23.0	0.5	-0.8	3.0	2.0	2.3
غیر ٹیکس محاصل	**250.7**	**268.0**	**18.6**	**4.2**	**60.1**	**23.1**	**17.3**
پی ٹی اے/پوسٹ آفس کا منافع	0.0	0.0	-10.4	0.0	0.0	0.0	0.0
سود (پی ایس ای و دیگر)	4.6	5.0	-3.4	10.6	-11.2	1.0	0.4
منافع منقسمہ	26.5	17.5	6.5	-1.4	2.0	-7.8	-9.1
اسٹیٹ بینک کا منافع	135.0	80.0	35.3	8.1	24.6	63.1	-55.0
دفاع	3.2	66.9	-19.3	-24.9	27.9	-27.0	63.7
گیس پر ترقیاتی سرچارجز	10.0	17.4	6.5	-3.7	-3.6	1.5	7.3
خام تیل پر دی گئی رعایت	2.5	10.5	0.0	0.0	6.0	-3.5	8.0
تیل و گیس رائلٹیز	22.6	26.6	3.9	7.4	4.3	-3.2	3.9
دیگر	46.1	44.1	-0.4	8.3	10.0	-1.0	-2.0
مجموعی محاصل	**909.9**	**989.6**	**116.9**	**10.8**	**208.9**	**75.5**	**79.7**

ماخذ: وزارت خزانہ

ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 13.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے **جدول 5.4**)۔ اگرچہ یہ اضافہ بظاہر بلند معلوم ہوتا ہے لیکن ایف بی آر کو اپنا سالانہ ہدف حاصل کرنے کے لیے دوسری ششماہی میں 942.7 ارب روپے جمع کرنے ہیں، سال کے دوسرے نصف حصے میں وصولیوں میں 26.3 فیصد نمو درکار ہوگی۔ اگرچہ مالی سال کی دوسری ششماہی میں ٹیکسوں کی وصولی میں خاصی بہتری آئی ہے لیکن اس ہدف کا حصول مشکل معلوم ہوتا ہے۔

ٹیکسوں کی وصولی میں اضافہ خوش آئند پیش رفت ہے لیکن ٹیکس محاصل جمع کرنے کے لیے درآمدات پر بھاری انحصار حوصلہ افزا نہیں۔

جدول5.4: ایف بی آر ٹیکس وصولی (خالص) (جولائی تا دسمبر)

ارب روپے ،نمو فیصد میں

	خالص وصولی		نمو		ان سالوں کی اوسط نمو		سالانہ ہدف کا فیصد	
	م س10ء	م س11ء	م س10ء	م س11ء	5سال	10سال	م س10ء	م س11ء
بلاواسطہ ٹیکس	211.4	240.9	0.5	13.9	21.9	14.0	37.4	36.7
بالواسطہ ٹیکس	370.8	420.8	7.9	13.5	15.0	11.7	49.4	56.0
سیلز ٹیکس	242.9	282.6	11.8	16.4	17.3	15.0	48.6	44.6
ایف ای ڈی	56.7	58.1	5.8	2.6	19.2	7.1	37.1	41.2
کسٹمز	71.2	80.0	-2.1	12.3	6.8	7.7	43.9	46.2
مجموعی وصولی	582.2	661.7	5.1	13.7	17.3	12.4	42.2	41.2

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ہونے والی اہم پیش رفت یہ ہے: (الف) انکم ٹیکس وصولی کی سطح بلند رہی کیونکہ پیشگی رضا کارانہ ادائیگیوں میں خاصا اضافہ (20.1 ارب روپے) ہوا جو کارپوریٹ شعبے کے منافع میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے (ب) عندالطلب انکم ٹیکس وصولیوں میں کمی آئی جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایف بی آر آڈٹ کے نئے نظام سے موثر انداز میں فائدہ نہیں اٹھا سکی (ج) ودہولڈنگ ٹیکس وصولی میں معمولی کمی آئی اور (د) کسٹمز ڈیوٹی کے محاصل میں 12.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جس کا اہم سبب گاڑیوں اور خوردنی تیل کی درآمدات ہیں۔

5.4 ملکی میزانیہ مالکاری

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی ذرائع سے بھاری قرض گیری پر انحصار کیا (دیکھئے **جدول5.5**) کیونکہ بیرونی ذرائع سے صرف 47 ارب روپے کی خالص رقوم حاصل ہو سکیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 110.3 ارب روپے حاصل ہوئے تھے۔

جدول5.5: خسارے کی مالکاری

ارب روپے، فیصد

	م س11ء		پہلی ششماہی		فیصد حصہ	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	م س10ء	م س11ء	م س10ء	م س11ء
مجموعی میزانیہ مالکاری	**276.2**	**214.2**	**403.3**	**490.4**	**100.0**	**100.0**
بیرونی ذرائع (خالص)	**56.9**	**-9.9**	**110.3**	**47.0**	**27.3**	**9.6**
اندرونی ذرائع (خالص)	**219.3**	**224.1**	**293.0**	**443.4**	**72.7**	**90.4**
بینکاری نظام	**121.0**	**165.1**	**107.2**	**286.0**	**26.6**	**58.3**
اسٹیٹ بینک	118.3	-38.3	-63.9	80.1	-15.8	16.3
جدولی بینک	2.6	203.3	171.0	205.9	42.4	42.0
غیر بینک	**98.4**	**59.0**	**185.8**	**157.4**	**46.1**	**32.1**
این ایس ایس	33.8	31.7	98.0	65.5	24.3	13.4
دیگر*	64.6	27.3	87.8	91.9	21.8	18.7

* دیگر میں شامل ہیں ایم ٹی بیز، پی آئی بیز وغیرہ اور پرائز بانڈز کے ذریعے غیر بینک قرض گیری

میزانی مالکاری کے اجزا کے تاریخی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی تک بیرونی ذرائع سے رقوم آتی رہیں اور یہ گذشتہ پانچ برسوں کی اوسط سطح کے قریب تھیں (دیکھئے **شکل 5.2**)۔تاہم مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف سے طے پانے والی اہم ساختی اصلاحات پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکا جس کے نتیجے میں آئی ایم ایف سے ایس بی اے کے تحت قرضے کی چھٹی قسط کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی۔ اگرچہ اس قسط میں اعانت میزانیہ سے متعلق رقوم شامل نہیں تاہم اس میں تاخیر نے دیگر کثیر فریقی امدادی اداروں کے خدشات کو بڑھا دیا جس کی وجہ سے مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کے لیے بیرونی ذرائع سے قرضہ لینا مشکل ہوگیا تھا۔ اس لیے حکومت کو رقوم حاصل کرنے کے لیے ملکی ذرائع پر انحصار کرنا پڑا۔

شکل 5.2: مالیاتی خسارہ اور مالکاری کے مختلف ذرائع

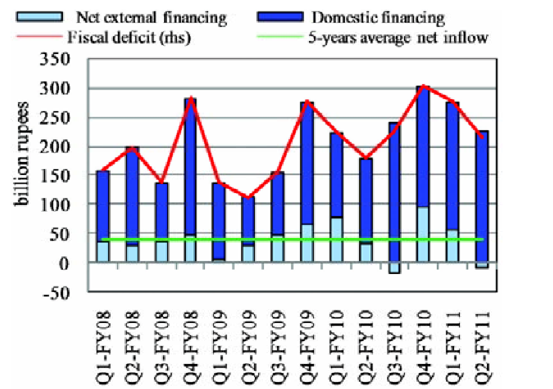

شکل 5.3: قرضہ و حکومتی مالکاری پر اوسط شرح ہائے سود

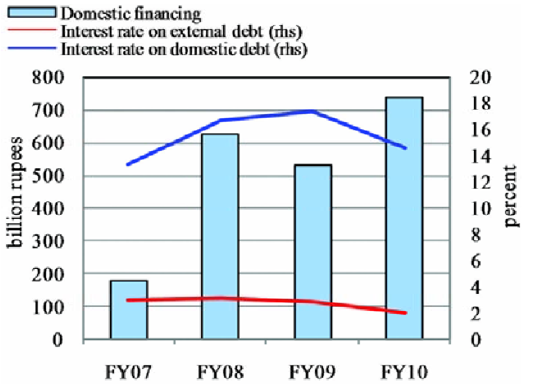

حکومت کو تمام ذرائع سے قرضے نہیں مل سکے کیونکہ حکومت نے مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خسارے کی مالکاری کے لیے مرکزی بینک سے قرضہ لینے سے گریز کیا اور منڈی میں بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث این ایس ایس تمسکات کے ذریعے غیر بینک قرض گیری میں بھی کمی آ گئی۔ تاہم غیر بینک سرمایہ کاروں نے جزدان کو متنوع بنانے کی شرائط پورا کرنے کے لیے مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری ہونے والے دیگر تمسکات خصوصاً اجارہ صکوک میں کافی دلچسپی دکھائی۔

اس لیے حکومت کو جدولی بینکوں سے قرض گیری پر انحصار کرنا پڑا۔ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومتی قرض گیری ایم ٹی بی کی نیلامی کے اہداف سے تجاوز کر گئی اور بینک تمام مدتوں کی بولیوں کے نرخ بڑھانے میں کامیاب رہے۔[7] خسارے کی مالکاری کے لیے اندرونی ذرائع سے قرضوں کے نتیجے میں قرضوں کی واپسی کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ روپے کی قدر میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ملکی و بیرونی قرضوں کے درمیان شرح سود کے فرق کی وجہ سے بیرونی ذرائع سے قرضے لینا سستا پڑتا ہے (دیکھئے **شکل 5.3**)۔

[7] مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی بلوں کے لیے بولی کے اوسط نرخوں میں بالترتیب 4.6، 5.5 اور 6.4 فیصد اضافہ ہوا۔

5.5 حکومت کا ملکی قرضہ

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران آخر دسمبر تک حکومتی قرض گیری کے نتیجے میں مجموعی ملکی قرضے اور واجبات 1.3 فیصدی درجے اضافے کے ساتھ بڑھ کر جی ڈی پی کے 35.4 فیصد تک پہنچ گئے[8] رجحانات سے قلیل مدتی رواں قرضوں خصوصاً بینکاری نظام کے قرضوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی ہوتی ہے جو پسماندہ قرضہ منڈیوں کی ایک اہم خصوصیت ہے (دیکھئے **شکل 5.4**)۔ مذکورہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضہ منڈی کی ترقی کے لیے جولائی 2009ء سے غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے حکومت کے رواں اور مستقل قرضہ تمسکات میں غیر بینک سرمایہ کاری کی اجازت دی۔[9] ایم ٹی بی کی غیر مسابقتی نیلامیوں کے ذریعے جمع کی جانے والی رقوم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے **شکل 5.5**)۔

شکل 5.4: حکومت کے ملکی قرضوں میں خالص بہاؤ کے اجزائے ترکیبی

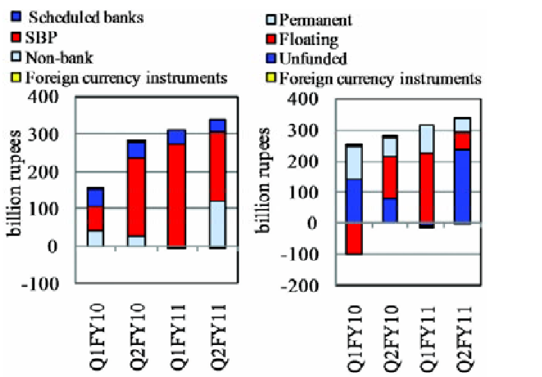

شکل 5.5: ایم ٹی بی نیلامیوں میں غیر مسابقتی بولیاں

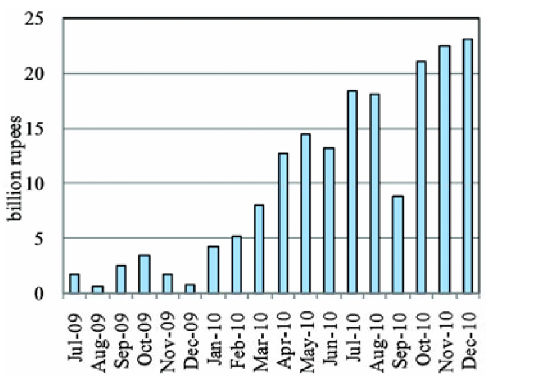

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی قرضوں کے اجزائے ترکیبی میں ہونے والی اہم تبدیلیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

رواں قرضہ

- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی قرضوں میں ہونے والے مجموعی اضافے میں رواں قرضوں کا حصہ تقریباً 72 فیصد تھا۔
- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایم ٹی بی کی نیلامیوں سے حاصل ہونے والی مجموعی رقوم میں سہ ماہی ٹی بلز کا حصہ 62.9 فیصد رہا۔ قلیل مدتی تمسکات کا بڑا حصہ قرضوں کی واپسی کی لاگت میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے جاری اخراجات اور مالیاتی خسارے پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

---

8 اس اضافے کی بنیادی وجہ حکومت کے ملکی قرضوں کا بڑھنا ہے کیونکہ مالی سال 11ء کے دوران پی ایس ایز کے قرضوں اور واجبات میں کمی آئی تھی۔

9 خصوصی اقدامات یہ تھے: (الف) جنوری 2010ء سے الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم متعارف کرانا جس کا مقصد ثانوی بازار میں قیمتوں کی میکانیت میں بہتری لانا تھا اور (ب) قرضہ منڈی کو متنوع بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز دونوں میں انفرادی اور چھوٹے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو شرکت کی اجازت دی تھی۔ یہ اجازت ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 07 اور 18 بتاریخ 06 جون 2009ء اور 04 دسمبر 2010ء کو جاری کیے جانے والے سرکلرز کے تحت دی گئی۔

مستقل قرضہ

- آخر دسمبر 2010ء تک مستقل قرضوں میں مجموعی طور پر 14.5 فیصد اضافہ ہوا۔
- ایک نیا تین سالہ اجارہ صکوک بانڈ نومبر 2010ء میں متعارف کرایا گیا۔ یہ بانڈ تیرہ مہینوں کے وقفے سے جاری کیا گیا تھا۔ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اس سے 89 ارب روپے جمع ہوئے۔
- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بیز سے خالص رقوم میں بھی 16.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

غیر فنڈ قرضہ

- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فنڈ قرضوں کی نمو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 4.7 فیصد کمزور رہی۔
- اکتوبر 2010ء اور جنوری 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے نشانیہ شرح سود کو بڑھانے کے باعث این ایس ایس تمسکات پر شرح منافع بڑھا دیا گیا۔ نتیجتاً مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں خام رقوم کی آمد میں بہتری آئی لیکن کمزور نمو کا ایک اہم سبب ڈسکاؤنٹ میں تاخیر ہوسکتا ہے۔
- تاہم اسپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس اور بہبود سیونگز سرٹیفکیٹس کے علاوہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً تمام غیر فنڈ زقرضہ تمسکات سے حاصل ہونے والی رقوم کی سطح پست رہی۔ بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی شرکت متاثر ہوئی ہے کیونکہ طویل مدتی قرضہ تمسکات میں فنڈ زرکھنا ان کے لیے زیادہ پرکشش نہیں رہا۔

حکومت کے ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں

- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کے ملکی قرض پر سودی ادائیگیوں میں 7.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ یہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.7 فیصد تھی۔
- اگرچہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں سال بسال زیادہ اضافہ نہیں ہوا البتہ حال ہی میں ان کے اجزائے ترکیبی میں خاصی تبدیلی آئی ہے اور این ایس ایس کے بجائے ٹی بلز میں ان کی دلچسپی بڑھ گئی ہے۔